سوال

(642) حجر اسود کا بوسہ دینا جائز ہے یا شرک؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حجر اسود کا بوسہ بعض حنفی شرک وناجائز کہتے ہیں۔ جب کہ ان لوگوں کو پیر کے مزار پر جانے کے لئے منع کیا جاتا ہے۔ حضورﷺ نے کس خیال سے بوسہ دیا تھا اور امت کس خیال سے دیتی ہے۔؟ (سائل مذکور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حجر اسود ابراہیمؑ کی یادگار ہے۔ اس لئے آپﷺ نے اسے بوسہ دیا۔ مگر نفع ونقصان کے خیال سے نہیں۔ حضرت عمر نے بوسہ دیتے وقت الفاظ میں کہا تھا۔ "انک حجر لا تنفع ولا تضر" ''تو ایک پتھر ہے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔'' بزرگوں کے مزار کو بوسہ دینا شریعت میں ثابت نہیں علاوہ اس کے بوسہ دینے والے نفع نقصان کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ لہذا یہ شرک ہے۔ (اہلحدیث جلد 40 نمبر 19)

تشریح

حجر اسود ایک تاریخی پتھر ہے۔ جس کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے مبارک اجسام سے مس ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ پتھر کعبہ مقدس کے ایک کونے میں نصب ہے۔ اس جگہ سے طواف شروع کیا جاتا ہے۔ اور یہاں پر ہی آکر ایک چکر پورا ہوتا ہے۔ اس موقع پر اس کو چوما ہاتھ لگایا جا سکتا ہے۔

تاکہ طوافوں کے گننے میں آسانی ہو۔ اور تاریخی پتھر کی عظمت کا احترام بھی ہوسکے۔ عہد ابراہیمیؑ میں عہد وپیمان عام لینے کے لئے ایک پتھر رکھ دیا جاتا تھا جس پر لوگ آکر ہاتھ رکھتے۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ جس عہد کے لئے وہ پتھر رکھا گیا ہے۔ اس کو امتوں نے تسلیم کرلیا۔ اسی دستور کے مطابق حضرت خلیل نے اپنی مقتدی قوموں کے لئے یہ پتھر نصب کیا۔ جو کوئی اس گھر میں جس کی بنیاد خدائے واحد کی عبادت کے لئے رکھی گئی ہے۔ داخل ہو اس پتھر پر ہاتھ رکھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے توحید کا عہد مضبوط کرلیا وہ موحد ہو کر رہے گا۔ اگر جان بھی دینی پڑے اس سے منحرف نہ ہوگا۔ الیٰ آخرہ (از حضرت مولانا عبد السلام محدث بستوی صدر مدرس ریاض العلوم دہلی)

یہ ایک پتھر ہے اور یادگاری پتھر خود اس میں نہ طاقت ہے۔ اور نہ معجزہ مگر ایک مشتاق زیارت اس تخیل کے ساتھ کہ مکہ کا ہر زرہ بدل گیا۔ کعبہ کی ایک ایک اینٹ بدل گئی مگر یہ پتھر جس پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ سے لے کر محمد رسول اللہﷺ تک کے مقدس لب مبارک ہاتھ یقیناً لگ چکے ہیں۔ اور آج ہمارے ناپاک ہاتھ اور لب بھی اس کو مس

کررے ہیں۔ یہ وہ تخیل ہے جس سے ہر طواف کرنے والے کی روح مضطرب ہوجاتی ہے۔ سینہ جزبات محبت سے سرشار ہوجاتا ہے۔ یہ بوسہ تعظیم کا بوسہ نہیں ہے بلکہ اس محبت کا نتیجہ ہے۔ جو اس یادگار کے ساتھ حضرت ابراہیم و اسماعیلؑ کی روحانی اولاد کو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی بوسہ نہ دے تو یا اشارہ نہ کرے۔ توحج میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ (از حضرت مولانا نورالدین بہاری اہل حدیث سوہدرہ 50ء 24 ستمبر)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 01 ص 797

محدث فتویٰ